یا اللہ یا محمد ﷺ

صلی کلمہ اسلام لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

حق چار یار

اہل السنّت والجماعت کا نقطہ نظر

مسلمانوں کے عقائد و افکار

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

مرتبہ

حافظ عبدالوحید الحنفی

چکوال

سلسلہ اشاعت نمبر 46

شائع کردہ: مرحبا اکیڈمی
مکتبہ اسلامیہ حنفیہ
بن حافظ جی ضلع میانوالی
0321-5470972

☆☆☆☆

نام کتاب: **مسلمانوں کے عقائد وافکار**

سلسلۂ اشاعت: 46 بار اوّل

مؤلف: حافظ عبدالوحید الحنفی آڈھر وال (چکوال) 0302-5104304

صفحات: 40

قیمت: 40 روپے

ٹائٹل: ظفر محمود ملک 0334-8706701

کمپوزنگ: **النور** مینجمنٹ پنوال روڈ چکوال

طباعت: 17 ذیقعدہ 1433ھ 5 اکتوبر 2012ء جمعۃ المبارک

ناشر: مرحبا اکیڈمی بن حافظ جی میانوالی روڈ ضلع میانوالی 0321-5470972

ویب سائیٹ: www.khudamahlesunat.com

ملنے کے پتے:

کشمیر بک ڈپو — تلہ گنگ روڈ چکوال 0543-551148

اعوان بک ڈپو — بھون روڈ چکوال 0543-553546

مکتبہ رشیدیہ — بلدیہ مارکیٹ چھپڑ بازار چکوال 0543-553200

کتب خانہ مجیدیہ — بیرون بوہڑ گیٹ ملتان

مکتبہ عثمانیہ — بالمقابل دارلعلوم کراچی نمبر 14

اسلامی کتب خانہ — بنوری ٹاؤن کراچی نمبر 5

مکتبہ انوار القرآن — نزد دارالعلوم حنفیہ چکوال 0321-5974344

مکتبہ حنفیہ — اردو بازار لاہور 0343-4955890

☆☆☆☆

فہرست عنوانات

مسلمانوں کے عقائد و افکار 5
اہل السنّت و الجماعت 5
غیر اسلامی فرقہ واریت 6
اصلی کلمہ اسلام و ایمان 7
عقیدہ ختم نبوت 9
عقیدہ: انبیاء سے کوئی افضل نہیں 9
عقیدہ: غیر نبی کو نبی سے افضل ماننا کفر ہے 9
عقیدہ: تمام صحابہؓ کرام جنتی ہیں 10
(۱) توحید (۲) رسالت (۳) قیامت.. 12
(۴) ارکان اسلام 12
(۵) ارکان ایمان 13
(۶)اہل السنت و الجماعت کے عقائد و افکار 14
عقیدہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں 15
عقیدہ: قرآن کامل و مکمل ہے 15
عقیدہ: قیامت کے دِن اللہ کا دیدار ہو گا 16
ضروریاتِ دین کے قائل اہل قبلہ 16
ایمان کے معنٰی اور عقائد 16
عقیدہ: شفاعت برحق ہے 17
تقدیر کے بارے عقیدہ 18
احادیثِ صحیحہ کے بارے عقیدہ 18
دین میں نکتہ چینی کے قائل نہیں...... 19
تکوینی امور 19
رفاقیت صحابیت 19
انبیاءؑ کے بعد صحابہؓ کرام کی فضیلت ... 20
ابو بکرؓ و عمرؓ کی اقتداء کے بارے عقیدہ 20
فضیلت ابو بکرؓ کا عقیدہ................. 21
حضرت ابو بکرؓ و عمرؓ جنت میں سردار ہوں گے 21
عشرہ مبشرہؓ کو جنت کی بشارت.......... 22
چھ اصحابِ رسولؐ کے بارے میں عقیدہ 22
حضرت حسنؓ و حسینؓ کے بارے عقیدہ 24
حضور ﷺ کی ازواج مطہراتؓ کے بارے عقیدہ 25
حضور ﷺ کی اولاد کے بارے عقیدہ. 25
حجیّت قرآن و سنت 26

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

اتباع سلف الصالحین 26
اللہ و رسولؐ کے حکم کی پیروی 27
تقلید ائمہ مجتہدین 27
احترام ائمہ مجتہدین و احکام مسح 28
فرضیتِ جہاد 28
اصلاحِ سلاطین 29
عقیدہ ایصالِ ثواب 29
جادوگر کافر ہے 29
ایمان اور توحید 30
اسلام لانے میں مساوی اعمال.......... 30
عقیدہ جزاء آخرت........................ 31
اصلی کلمہ اسلام کا منکر کافر ہے........ 31
سنّت خلفائے راشدینؓ 32
نشانِ نجات................................ 33
سنت و بدعت 34
تمام سنتیں اللہ کی رضا کا سبب ہیں...... 34
امام مہدی پیدا ہوں گے 34
اتباع سنت و اجتنابِ بدعت............ 35
ہر بدعت میں گمراہی ہے 35
دینِ اسلام کامل ہے 36
دین میں ہر نئی بات بدعت ہے 36
افضلیت خاتم النبیینؐ..................... 36
اصحابؓ بیعتِ رضوان 38
عقیدہ حیات النبیؐ....................... 38

☆☆☆☆

حافظ عبدالوحید الحنفی

مسلمانوں کے عقائد وافکار

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِی هَدَانَا اِلٰی طَرِیْقِ اَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ بِفَضْلِهِ الْعَظِیْم
وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِهٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الَّذِی کَانَ عَلٰی خُلُقٍ عَظِیْم
وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَخُلَفَاءِهِ الرَّاشِدِیْنَ الدَّاعِیْنَ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْم

اہل السنّت والجماعت

یہ بات تو ہر مسلمان کے علم میں ہے کہ نبی کریم رحمت للعالمین حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے عہد با سعادت اور چاروں خلفائے راشدینؓ کے دور خلافت راشدہ میں سب مسلمان سُنّی تھے یعنی سنت رسولؐ پر عمل کرتے تھے اور اہل السنّت و الجماعت اس لیے ان کو کہا جاتا ہے کہ وہ سب کے سب سنتِ رسولؐ پر عمل کرنے والی جماعتِ رسولؐ تھی۔ اور جماعتی شکل ہی میں نماز باجماعت ادا کرتے تھے۔ اور یہ کوئی معمولی جماعت نہ تھی بلکہ کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار صحابہؓ کی ”جماعت“ تھی۔ جب تک مسلمان سنتِ محمدیہ ﷺ اور جماعت صحابہؓ کو معیار حق مانتے تھے۔ سب کے سب مسلمان صرف اہل السنت والجماعت اور مسلمان کہلاتے تھے اور سب آپس میں بھائی بھائی

تھے ان میں کوئی الگ فرقہ نہ تھا اس لیے کوئی اور نام نہ تھا۔

غیر اسلامی فرقہ واریت

جس وقت مسلمانوں کے اندر پھوٹ ڈالنے کے لیے چند یہود نے ظاہری طور پر اسلام قبول کیا اور عہد خلافتِ راشدہ کے بعد نظریاتی اختلافات کے تحت الگ الگ انکے نام تجویز کیے گئے اس طرح جوں جوں وہ جماعت صحابہؓ سے کٹتے گئے الگ الگ نام رکھتے گئے اور جو لوگ جماعت صحابہؓ کو کامل اور مکمل جنتی مانتے ہیں، وہ آج تک "اہل السنّت و الجماعت" ہی کہلاتے ہیں۔ "اہل السنّت والجماعت" کے امتیازی عنوان میں السنۃ سے مراد "سنتِ رسول ﷺ" اور الجماعت سے مراد "جماعت رسولؐ" ہے یعنی وہ مومنین کاملین کی عظیم "جماعت" مراد ہے جس کو بلاواسطہ آنحضرت ﷺ سے فیض یاب ہونے کا خصوصی شرف نصیب ہوا اور نہ صرف یہ کہ "جماعت رسول ﷺ" کے تمام افراد رسالت محمدیہ ﷺ کے چشم دید گواہ ہیں بلکہ زندگی ہی میں اللہ کی رضا کی سند حاصل کر چکے ہیں سُنّی اور اہل السنّت والجاعت کا عنوان ایک ایسا مقدس عنوان ہے جس سے اسلام حقیقی کی صحیح نشاندہی ہوتی ہے اور وحدت ملی کے لیے ایک صحیح اساس قائم ہو جاتی ہے۔ سنت رسول ﷺ اور جماعت رسولؐ سے ہر وہ مسلمان اپنی نسبت جوڑنا فخر

محسوس کرتا ہے جو سنت رسول ﷺ اور جماعت رسول ﷺ کو برحق مانتا ہے۔ اس کے برعکس جو سنت محمدیہ ؑ اور جماعت صحابہؓ کو معیار حق نہیں مانتا وہ اس عنوان کو فرقہ واریت میں شمار کرتا ہے۔ اس طرح وہ حق اور سچ کو پردے میں رکھنے کی ناپاک جسارت کرتا ہے۔

اصلی کلمہ اسلام وایمان

(ا) ”اہل السنّت و الجماعت“ مسلمانوں کے نزدیک، اصلی کلمہ اسلام وایمان صرف لآ الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے۔

جس میں صرف اللہ تعالیٰ کی توحید اور حضرت محمد رسول اللہ کی رسالت کا اقرار کیا جاتا ہے۔

اور رسول امین خاتم النبیین ﷺ نے بھی اپنے تئیس سالہ دور رسالت میں کفار کو داخل اسلام کرتے وقت صرف توحید و رسالت کا ہی اقرار کرایا اس لیے یہی کلمہ اسلام ہے اور یہی کلمہ ایمان ہے۔

نبی کریم ﷺ نے کسی شخص سے بھی سوائے توحید و رسالت کی شہادت کے کلمہ اسلام میں اور کسی شخصیت کا اقرار نہیں کرایا اور توحید و رسالت پر مشتمل یہی وہ کلمہ اسلام ہے جس پر ”ملت اسلامیہ“ کا اجماع ہے۔

خلفائے راشدینؓ امام الخلفاء حضرت ابو بکر صدیقؓ، حضرت عمر

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

فاروقؓ، حضرت عثمان ذوالنورینؓ اور حضرت علیؓ المرتضیٰ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے تیس سالہ دور خلافت راشدہ میں بھی متفقہ طور پر یہی کلمہ اسلام تھا جس میں سوائے توحید و رسالت کے اقرار کے اور کسی نبی و رسول اور خلیفہ و امام کے اقرار کا کوئی نام و نشان نہیں ملتا۔ اس لیے مسلمانوں کے نزدیک بطور کلمہ اسلام و ایمان کے اس میں کمی بیشی کرنا یعنی توحید و رسالت میں سے کسی کا انکار کرنا یا توحید و رسالت کی شہادت کے علاوہ اور کسی خلیفہ و امام یا ولی و مجدد کی خلافت و امامت یا ولایت و مجددیت کی شہادت کو از روئے عقیدہ ضروری قرار دینا کفر ہے۔

اللہ تعالیٰ "امت مسلمہ" کو اصلی اور اجماعی کلمہ اسلام و بنیادی اصول اسلام توحید و رسالت پر قائم و دائم رکھے۔ آمین۔

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

مسلمانانِ اہل السنّت والجماعت کے نزدیک محمد رسول اللہ ﷺ پر نبوت و رسالت کا دروازہ بند ہو چکا ہے۔ اب کوئی نبی و رسول پیدا نہیں ہو گا اور نہ ہی کوئی ایسا امام پیدا ہو گا جو نبی تو نہ ہو لیکن نبیوں اور رسولوں سے افضل ہو۔ جس طرح حضور ﷺ پر نبوت و رسالت ختم ہو گئی ہے اسی طرح اب کوئی شخص ایسا پیدا ہی نہیں ہو گا جو کسی نبی و رسول سے افضل ہو۔

عقیدہ ختم نبوت

(۲) اہل السنت و الجماعت کے نزدیک اگر کوئی شخص یہ اعتقاد رکھے کہ فلاں شخص محمد رسول اللہ کے بعد پیدا ہوا ہے اور نبی و سول ہے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔

عقیدہ: انبیاء سے کوئی افضل نہیں

(۳) اسی طرح اہل السنت و الجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ اگر کوئی شخص یہ عقیدہ رکھے کہ فلاں فلاں شخص محمد رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے بعد پیدا ہوئے۔ وہ نبی و رسول تو نہیں لیکن نبیوں اور رسولوں سے افضل ہیں۔ تو وہ بھی اسی طرح دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔ اس لیے کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے بعد قیامت تک کوئی ایسا انسان پیدا ہی نہیں ہو گا جو نبی یا رسول یا نبیوں اور رسولوں سے افضل ہو۔

عقیدہ: غیر نبی کو نبی سے افضل ماننا کفر ہے

(۴) اہل سنت کے نزدیک غیر نبی کے لیے ایسی امامت کا جو نبوت سے افضل ہو اعتقاد رکھنا عقیدہ کفر ہے۔ اور یہ اعتقاد رکھنے والا کافر ہو جاتا ہے۔

عقیدہ: تمام صحابہؓ کرام جنتی ہیں

(۵) ''اہل السنّت و الجماعت'' مسلمانوں کا اعتقاد ہے کہ حضور ﷺ کی زیر تربیت جماعت صحابہؓ کے دو دور تھے ایک دور ''تربیت'' تھا اور ایک دور ''خلافت'' تھا۔ دور تربیت میں شاگردوں سے خطائیں اور کمزوریاں بھی ہو جاتی ہیں لیکن تربیت کی تکمیل کے بعد دور امتحان سے گزر کر جب نتیجہ میں کسی ''جماعت'' کو مکمل کامیاب قرار دے کر، کامیابی کی سند دے دی جاتی ہے تو اس کے بعد اس کی دور تربیت کی غلطیاں سوائے مخالفوں اور حاسدوں کے کوئی بیان نہیں کرتا۔ بلکہ جس جماعت کا نتیجہ صد فی صد ثابت ہو اس کے استاذ بھی قابل ستائش اور شاگرد بھی انعام کے لائق ہوتے ہیں۔ ''جماعت'' میں نئے شامل ہونے والوں کے وہ مقتداء اور پیشوا ہوتے ہیں۔ البتہ جو لوگ ''جماعت'' سے خارج ہوں یا جو ''جماعت'' میں شامل نہ ہوں وہی ''جماعت'' صحابہؓ کو تنقید کا نشانہ بناتے ہیں۔ حضور ﷺ نے اپنی جماعت کو جو کامیابی کی سند دی، وہ روز روشن کی طرح کتب احادیث میں جابجا مذکور ہے۔ ''اہل سنت'' کے عقیدے میں ''صحابہؓ میں نیک و بد کی کوئی تقسیم نہیں''۔

قرآن مجید میں تمام صحابہؓ سے جنت کا وعدہ کیا گیا ہے فرمایا:

وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى۔ [پ ۲۷ الحدید آیت]

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

”اور ہر ایک سے جنت کا وعدہ ہے۔“

اسی طرح قرآن میں مہاجرین اور انصار صحابہؓ کی اتباع کرنے والوں سے ہی اللہ تعالیٰ نے راضی ہونے اور جنت دینے کا وعدہ فرمایا گیا ہے۔

وَ السّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَ الْاَنْصَارِ وَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ وَ اَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَاۤ اَبَدًا ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ (پ ۱۱ رکوع نمبر ۲ توبہ آیت نمبر ۱۰۰)

جن لوگوں نے سبقت کی (یعنی سب سے) پہلے (ایمان لائے) مہاجرین میں سے بھی اور انصار میں سے بھی اور جنہوں نے اخلاص کے ساتھ ان کی پیروی کی اللہ ان سے راضی ہے اور وہ اللہ سے راضی ہیں اور اس نے ان کے لیے باغات تیار کیے ہیں جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہیں اور وہ ہمیشہ ان میں رہیں گے یہ بڑی کامیابی ہے۔

چاروں خلفائے راشدینؓ، مہاجرین صحابہؓ میں سے ہیں جن کی اتباع کرنے والوں کو ہی رضا نصیب ہو گی اور جنت ملے گی قرآن میں اللہ نے اپنا فیصلہ سنا دیا ہے۔ خوش نصیب ہے وہ جماعت صحابہؓ جس نے حضور ﷺ کے ہاتھ پر براہ راست بیعت کی اور توحید و رسالت کی شہادت دی۔ پھر خوش نصیب ہیں وہ جو اُن کی پیروی کر کے اللہ کی رضا حاصل کریں گے۔

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

(۱) توحید (۲) رسالت (۳) قیامت

اسلام کے اصول (۱) توحید اور (۲) رسالت کے بعد (۳) عقیدہ قیامت پر ایمان لانا بھی توحید و رسالت کی طرح فرض ہے۔ فرداً فرداً اولاد آدم اس دار عمل، دار الامتحان سے توحید و رسالت کے عقائد پر عمل کرتے ہوئے دار آخرت میں کوچ کرتے جارہے ہیں۔ تمام بنی آدم بلکہ موجودہ تمام جہانِ دنیا کی اکٹھی موت کے دن کو روز قیامت کہتے ہیں۔

اُس دن ہر انسان کو دوبارہ زندہ کیا جائے گا اور اس دن انسان کے تمام اعمالِ زندگی کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا جو اُس نے اس دنیا میں انجام دیے تھے۔ اس لیے قیامت کو یوم الدین (روز جزا) بھی کہتے ہیں۔

حق تعالیٰ جنتی اعمال والوں کو جنت میں اور جہنمی اعمال والوں کو دوزخ میں داخل کریں گے۔ کافر ہمیشہ جہنم میں اور اہل ایمان آخر کار جنت میں داخل ہو جائیں گے۔

(۴) ارکان اسلام

اہل السنّت والجماعت مسلمانوں کے نزدیک ارکانِ اسلام پانچ ہیں:

(۱) کلمہ (۲) نماز (۳) زکوٰۃ (۴) روزہ (۵) حج

جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے۔ حضور ﷺ سے پوچھا گیا:

"مَا الْاِسْلَامِ؟" (اسلام کیا ہے؟)

آپ ﷺ نے فرمایا:

قَالَ شَهَادَةُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَ اِقَامَ الصَّلٰوةِ وَ اِيْتَاءَ الزَّكَاةِ وَ صَوْمَ رَمَضَانَ وَ حَجَّ الْبَيْتِ۔

ترجمہ: آپ نے فرمایا گواہی دینا کہ کوئی معبود برحق نہیں سوائے اللہ کے اور یہ کہ محمد رسول اللہ ہیں۔ (۲) اور نماز کا قائم کرنا۔ (۳) زکوٰۃ کا ادا کرنا ۔ (۴) اور رمضان کے روزے رکھنا۔ (۵) اور بیت اللہ کا حج کرنا۔ (ابن ماجہ شریف۔ کتاب فی الایمان ج ۱)

خادم اہل السنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

(۵) ارکان ایمان

اہل السنّت والجماعت مسلمانوں کے نزدیک ارکان ایمان یہ ہیں:

(۱) اللہ پر ایمان (۲) اس کے فرشتوں پر ایمان (۳) اس کے رسولوں پر ایمان (۴) اس کی کتابوں پر ایمان (۵) قیامت کے دن پر ایمان (۶) خیر و شر کی تقدیر پر منجانب اللہ ہونے پر ایمان رکھے۔

جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے: آنحضرت ﷺ سے پوچھا گیا:

"مَا الْاِيْمَانُ؟" (ایمان کیا ہے؟)

آپ ﷺ نے فرمایا:

قَالَ اَنْ تُؤمِنَ بِاللّٰہِ وَ مَلٰائِکَتِہٖ وَ کُتُبِہٖ وَ رُسُلِہٖ و الْیَومِ الْاٰخِرِ وَ الْقَدرِ خَیْرِہٖ وَ شَرِّہٖ۔

ترجمہ: آپ نے فرمایا: ایمان یہ ہے کہ یقین کرے تو اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر اور قیامت کے دن پر اور اس پر کہ خیر و شر اللہ کی تقدیر سے ہے۔[1]

مسلمانوں کے نزدیک سب مومن ایمان اور توحید میں مساوی ہیں۔ البتہ اعمال کے اندر ایک دوسرے سے کم و بیش ہیں۔

مسلمانوں کے نزدیک اسلام اللہ تعالیٰ کے اوامر کے سامنے سر تسلیم خم کرنے اور اطاعت کرنے کا نام ہے۔ پس لغوی اعتبار سے ایمان اور اسلام کے درمیان فرق ہے لیکن ایمان بغیر اسلام کے اور اسلام بغیر ایمان کے نہیں پایا جاتا۔ ان کی مثال پشت اور پیٹ کی سی ہے۔ یعنی پشت بغیر پیٹ اور پیٹ بغیر پشت کے متصوّر نہیں ہوتا۔[2]

(٦) اہل السنت والجماعت کے عقائد وافکار

اہل السنت والجماعت کے عقائد وافکار کی تفصیل یہ ہے:

(١) اللہ، ملائکہ، اللہ کی بھیجی ہوئی کتابیں، اس کے رسول اور جو حکم

---

[1] ابن ماجہ شریف کتاب فی الایمان ج ۱

[2] مقالات اسلامیین ج ۱ ص ۳۲۶ از ابو الحسن اشعری

بھی اللہ کی طرف سے آیا۔ یا جو جو ذخیرہ احادیث ثقہ راویوں نے آنحضرت محمد رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے اور امت تک پہنچایا، ان سب کی حقانیت کا یہ اقرار کرتے ہیں اور ان میں سے کسی شے کی بھی یہ تردید نہیں کرتے۔[1]

عقیدہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں

(۲) اہل السنت و الجماعت مسلمانوں کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ اللہ ایک، فرد (یگانہ) اور صمد (بے نیاز) ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ نہ اس کا کوئی بیٹا ہے نہ جورو۔ محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور خاتم النبیین ہیں۔ جنت برحق ہے اور جہنم بھی موجود ہے۔ قیامت آ کے رہے گی۔ اس میں کوئی شک وشبہ کی گنجائش نہیں پائی جاتی۔ اور یہ کہ اللہ تعالیٰ قبروں میں سے لوگوں کو اٹھائیں گے۔[1]

عقیدہ: قرآن کامل و مکمل ہے

(۳) قرآن کے بارہ میں اہل السنت والجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ یہ غیر مخلوق ہے۔ اور کلام سے مراد ان کے نزدیک یہی مجموعہ الفاظ

[1] مقالات اسلامیین ج ا ص ۳۲۶

خادم اہلسنت عبدالوحید حنفی

(قرآن) ہے یہ کامل و مکمل ہے۔[1]

عقیدہ: قیامت کے دِن اللہ کا دیدار ہو گا

(۴) اہل السنت و الجماعت مسلمانوں کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا قیامت کے روز دیدار ہو گا۔ اور اسی طرح ہو گا جس طرح ہم چودھویں کا چاند دیکھتے ہیں۔

ضروریاتِ دین کے قائل اہل قبلہ

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید حنفی

(۵) اہل السنت و الجماعت اہل قبلہ میں سے جو کل متواترات اور ضروریات دین پر ایمان رکھتا ہو، کسی کی تکفیر نہیں کرتے چاہے کوئی شخص کبیرہ کا مرتکب کیوں نہ ہو اگر اس میں ایمان پایا جاتا ہے تو وہ ان کے نزدیک گناہوں کے باوجود مومن ہے۔[1]

ایمان کے معنیٰ اور عقائد

(٦) اہل السنت و الجماعت کے ہاں ایمان کے معنیٰ یہ ہیں کہ اللہ کو ایک مانا جائے۔ اس کے فرشتوں اور اس کی نازل کردہ کتابوں کو تسلیم کیا

---

[1] مقالات اسلامیین ج ا ص ۳۲٦

جائے۔ تقدیر پر ایمان ہو چاہے اس کا تعلق خیر سے ہو۔ چاہے شر سے۔ چاہے خوش آیند واقعات سے ہو چاہے تلخ حقائق سے۔ اس پر ایمان اس طرح کا ہونا چاہیے کہ جو مصیبت ٹل گئی وہ کبھی پیش آنے والی نہ تھی، اور جو پیش آگئی ٹلنا اس کے مقدر نہ تھا۔ ایمان یہ ہے کہ توحید اور رسالت کو تسلیم کیا جائے۔ یعنی اس بات کی گواہی دی جائے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں۔[1]

عقیدہ: شفاعت برحق ہے

(۷) مسلمان اس بات کا بھی اقرار کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کی شفاعت ہو گی اور اس کا استحقاق آپ ﷺ کی امت میں سے ان لوگوں کا ہو گا جنہوں نے کبائر کا ارتکاب کیا ہے۔ ان کے نزدیک عذاب قبر برحق ہے۔ حوض کوثر برحق ہے۔ پل صراط برحق ہے۔ موت کے بعد زندہ ہونا برحق ہے محاسبہ کا پیش آنا برحق ہے۔ اسی طرح یہ بات بھی صحیح ہے کہ ہمیں اللہ کے روبرو کھڑا ہونا ہے۔

(۸) اہل السنت و الجماعت مسلمانوں کا ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ موحدین میں سے بہتوں کو جہنم میں سے نکال لے گا جیسا کہ آنحضرت

---

[1] مقالات اسلامیین ج ۱ ص ۳۲۸

خادم اہلسنت عبدالوحید حنفی

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے متعدد احادیث میں مروی ہے۔

(۹) دین کے بارہ میں جدل و مناظرہ میں اہل السنت و الجماعت احسن رویہ اختیار کرتے ہیں۔[1]

تقدیر کے بارے عقیدہ

(۱۰) اہل السنت و الجماعت جبر و قدر کے مسئلوں میں اس بحث سے دامن کشاں رہتے ہیں جو اہل جدل کا شیوہ ہے۔[1]

احادیثِ صحیحہ کے بارے عقیدہ

خادم حافظ عبدالوحید الحنفی

(۱۱) اہل السنت و الجماعت مسلمان اس بات کو صحیح تسلیم کرتے ہیں جو احادیث صحیحہ میں مروی ہے۔ یا جو ان آثار میں ہے جو ثقات کے ذریعہ ہم تک پہنچی ہیں۔ جن میں ہر راوی عادل ہے اور عادل ہی سے اس نے ان آثار کو نقل بھی کیا ہے یہاں تک کہ یہ سلسلہ آخر میں آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم تک وسعت پذیر ہو۔[2]

---

[1] مقالات اسلامیین ج ا ص ۳۲۹

[2] مقالات اسلامیین ج ا ص ۳۴۰

دین میں نکتہ چینی کے قائل نہیں

(۱۲) اہل السنت والجماعت مسلمان مین میخ نکالنا یعنی نکتہ چینی کرنا، کیف (کیوں کر) اور لِمَ (کیوں) کے قائل نہیں۔ اس لیے کہ دین کے معاملہ میں اس طرح کی موشگافیاں بدعت ہیں۔[1]

تکوینی امور

(۱۳) اہل السنت والجماعت مسلمان اس بات کے قائل ہیں کہ اللہ نے شر کا حکم نہیں دیا۔ بلکہ شر سے روکا ہے خیر کا حکم دیا ہے اور شر کو برا سمجھا ہے۔ لیکن خیر و شر اس کے تکوینی امور میں ضرور داخل ہے۔[1]

رفاقیت صحابیت

(۱۴) اہل السنت والجماعت مسلمان سلف کے اس حق کے قائل ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنے پیغمبر کی رفاقت صحابیتؓ سے بہرہ مند کیا۔ یہ صحابہ کرامؓ کے فضائل کو تو لیتے ہیں لیکن ان جھگڑوں سے دامن کشاں رہتے ہیں جو ان کے چھوٹوں یا بڑوں میں پیدا ہوئے۔[2]

---

[1] مقالات اسلامیین ج ۱ ص ۳۴۰

[2] مقالات اسلامیین ج ۱ ص ۳۴۱

عبدالوحید الحنفی

انبیاءؑ کے بعد صحابہؓ کرام کی فضیلت

(۱۵) اہل السنت و الجماعت مسلمان جملہ انبیاء کرامؑ کے بعد تمام انسانوں میں درجہ میں خلیفہ اول حضرت ابو بکرؓ صدیق۔ ان کے بعد حضرت عمرؓ فاروق پھر ان کے بعد حضرت عثمانؓ ذوالنورین پھر ان کے بعد حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ علیہم اجمعین کو ترتیب وار افضل ٹھہراتے ہیں۔ اور ان سب سے محبت کرتے ہیں۔ اور تمام صحابہؓ کرام کو بھلائی کے ساتھ ہی یاد کرتے ہیں۔ ان کا یہ عقیدہ ہے کہ خلفائے راشدینؓ، حضرت ابو بکر صدیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ، حضرت عثمان ذوالنورینؓ، حضرت علی المرتضیٰؓ۔ آنحضرت ﷺ کے بعد امت میں سب سے بہتر ہیں۔[1]

خادم اہلسنت عبدالوحید الحنفی

ابو بکرؓ و عمرؓ کی اقتداء کے بارے عقیدہ

(۱۶) اہل السنت والجماعت مسلمان ان تمام احادیث کو تسلیم کرتے ہیں جو آنحضرت ﷺ سے مروی ہیں جیسا کہ احادیث میں آیا ہے:

اِقْتَدُوْا بِالَّذَیْنِ مِنْ بَعْدِی، اَبُوْبَکْرٍ وَ عُمَر۔ (حدیث صحیح)

ترجمہ: اقتداَ کرو ان دونوں کی جو ابو بکرؓ و عمرؓ ہیں۔[2]

---

[1] مقالات اسلامیین ج ا ص ۳۴۱

[2] حوالہ مسند امام احمد بن حنبل، (۲) ترمذی (۳) سنن ابن ماجہ (۴) الطحاویہ (۵) مسند ابی یعلیٰ،

فضیلت ابو بکرؓ کا عقیدہ

(۱۷) اہل السنت و الجماعت مسلمان یہ بھی مانتے ہیں کہ حضرت ابو بکر صدیق نے آنحضرت ﷺ کے وصال سے پہلے نمازیں پڑھائیں جیسا کہ حدیث میں صحابہ کو حضور ﷺ نے حکم فرمایا:

مُرُوْا أَبَابَکر فَلْیُصَلِّ بِالنَّاس۔[1]

ترجمہ: حکم کرو ابو بکر کو کہ نماز پڑھائیں لوگوں کو۔ (صحیح حدیث)

حضرت ابو بکرؓ و عمرؓ جنت میں سردار ہوں گے

(۱۸) اہل السنت والجماعت مسلمان یہ حدیث بھی صحیح مانتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

اَبُوبَکْر وَ عُمَرَ سَیِّدَا کُھُوْلِ اَھْلِ الْجَنَّة، مِنَ الْاَوَّلِیْنَ وَ الْآخِرِیْن، اِلَّا النَبِیِّیْنَ وَ الْمُرسَلِیْن۔[2]

ترجمہ: ابو بکر و عمر سردار ہوں گے اہل جنت کے پہلوں اور پچھلوں کے سوائے نبیوں اور رسولوں کے۔

---

(۶) احادیث الصحیحہ مصنفہ البانی، (۷) الجامع صغیر۔

[1] حوالہ مسند امام احمد بن حنبل، (۲) بخاری و مسلم، (۳) سنن ترمذی، (۴) سنن ابن ماجہ۔

[2] حوالہ مسند امام احمد بن حنبل (۲) ترمذی، (۳) سنن ابن ماجہ، (۴) مسند ابی یعلیٰ (۵) الطبرانی فی الصغیر، (۶) احادیث الصحیحہ، ناصر البانی، (۷) جامع الصغیر والزیادت۔

عشرہ مبشرہؓ کو جنت کی بشارت

(۱۹) اہل السنت و الجماعت مسلمان یہ حدیث بھی صحیح مانتے ہیں:
جس میں عشرہ مبشرہ کو جنت کی بشارت دی گئی ہے۔

اَبُوْبَکرٍ فِی الْجَنَّةِ، وَعُمَرُ فِی الْجَنَّةِ، وَعُثمَانُ فِی الْجَنَّةِ، وَعَلِیٌّ فِی الْجَنَّةِ وَطَلْحَةُ فِی الْجَنَّةِ، وَالزّبَیْرُ فِی الْجَنَّةِ، وَعَبْدُالرَّحْمٰنِ ابْنِ عَوْفٍ فِی الْجَنَّةِ وَسَعَدُ بْنُ اَبِی وَقَاصٍ فِی الْجَنَّةِ، وَسَعِیْدُ بْنُ زَیْدٍ فِی الْجَنَّةِ، وَابُو عَبَیدَةُ بْنَ الْجَرّاحِ فِی الْجَنَّةِ۔[1]

ترجمہ: ابو بکرؓ جنت میں ہوں گے، اور عمرؓ جنت میں ہوں گے، اور عثمانؓ جنت میں ہوں گے، اور علیؓ جنت میں ہوں گے اور طلحہؓ جنت میں ہوں گے، اور زبیرؓ جنت میں ہوں گے، اور عبدالرحمٰنؓ ابن عوف جنت میں ہوں گے اور سعد بن ابی وقاصؓ جنت میں ہوں گے، اور سعید بن زیدؓ جنت میں ہوں گے، اور ابو عبیدہؓ بن الجراح جنت میں ہوں گے۔

چھ اصحابِؓ رسولؐ کے بارے میں عقیدہ

(۲۰) اہل السنت والجماعت مسلمان یہ حدیث بھی برحق مانتے ہیں

---

1 مسند امام احمد بن حنبل، (۲) ترمذی شریف، (۳) شرح العقیدہ الطحاویہ (۴) جامع الصغیر والزیادت

کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

اَرْأَفُ اُمَّتِیْ بِاُمَّتِیْ اَبُوبکر، وَ اَشَدُّھُمْ فِی دِیْنِ اللہ عُمَر، وَ اَصْدَقُھُمْ حَیَاءً عُثْمَان، وَ اَقْضَاھُمْ عَلِیّ، وَ اَفْرَضُھُمْ زَیْد بن ثَابِتُ، وَ اَقْرؤھُمْ اُبَیّ، وَ اَعْلَمُھُمْ بِالحَلَال وَ الْحَرَام معَاذُ بِن جَبَلٍ، اَلَاوَ اِنَّ لِکُلِ اُمَّۃٍ اَمِیْنًا وَ اَمِیْنَ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ اَبُو عُبَیدہَ بِنُ الْجَرَاح۔[1]

ترجمہ: بہت شفقت کرنے والے میری امت میں، میری امت پر ابو بکرؓ ہیں اور زیادہ سخت اللہ کے حکم نافذ کرنے میں عمرؓ ہیں، اور بہت زیادہ حیامیں عثمانؓ ہیں، اور بہترین فیصلہ کرنے والے علیؓ ہیں، اور فرائض کو خوب جاننے والے زیدؓ بن ثابت ہیں، اور حلال و حرام کا بہت عالم معاذؓ بن جبل ہیں۔ اور خبر دار ہر امت میں ایک امین ہوتا ہے اور میری امت کے امین ابو عبید اللہؓ بن جراح ہیں۔

اور جیسا کہ حدیث میں آیا ہے۔

ارحم امتی بامتی ابوبکر، و اشدھم فی امر اللہ عمر، و اصدقھم حیاء عثمان، و اقضاھم علی۔ و أقرؤھم لکتاب اللہ، ابی بن کعب، و افرضھم زید بن ثابت، و اعلمھم

---

[1] حوالہ (۱) مسند ابی یعلیٰ، (۲) جامع الصغیر والزیادۃ۔ حدیث ۸٦۸۔

خادم اہلسنّت عبدالوحید حنفی

بالحلال و الحرام معاذ بن جبل، و کل امة امین، و امین ھذا الامة ابو عبیدة بن الجراح۔[1]

ترجمہ: میری امت میں سب سے زیادہ رحم کرنے والا میری امت پر ابو بکرؓ ہے ان میں سے سخت اللہ کا حکم نافذ کرنے میں عمرؓ ہے، ان میں سے بہت زیادہ سچے حیا میں حضرت عثمانؓ ہیں، اور ان میں سب سے بہتر فیصلہ کرنے والے حضرت علیؓ ہیں۔ اور ان میں سب سے زیادہ بہترین قرآن پڑھنے والے ابی بن کعبؓ ہیں، اور ان میں سب سے زیادہ فرائض کا علم جاننے والے زید بن ثابتؓ ہیں، اور ان میں حلال و حرام کے جاننے والے معاذ بن الجبلؓ اور ہر امت میں ایک امین امت ہوتا ہے، میری امت کے امین ابو عبید اللہ بن الجراحؓ ہیں۔

خادم اہلسنت حافظ عبد الوحید الحنفی

حضرت حسنؓ و حسینؓ کے بارے عقیدہ

(۲۱) اہل السنت و الجماعت حضرت حسنؓ اور حسینؓ کے متعلق یہ عقیدہ رکھتے ہیں جیسا کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

[1] (حدیث صحیح) حوالہ: (۱) مسند امام اعظم ابو حنیفہ، (۲) نسائی شریف (۳) ترمذی شریف، (۴) ابن ماجہ، (۵) صحیح ابنِ حبان، (۶) سنن للحاکم، (۷) سنن بیہقی، (۸) احادیث صحیحہ حدیث ۸۹۵۔

الحسن و الحسین سیدا شباب اھل الجنۃ۔[1]

ترجمہ: (حضرت) حسنؓ اور حسینؓ سردار ہوں گے، اہل جنت کے جوانوں کے۔

حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی ازواج مطہراتؓ کے بارے عقیدہ

(۲۲) اہل السنت و الجماعت مسلمان کا یہ عقیدہ ہے کہ آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی تمام ازواج مطہرات مومنوں کی ایمانی مائیں ہیں۔ جیسا کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

وَ اَزْوَاجُهٗۤ اُمَّهٰتُهُمْ۔[پ۲۱۔سورہ الاحزاب آیت ۶]

(حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی) بیویاں، مومنوں کی مائیں ہیں۔

اس لیے جو لوگ ازواج مطہرات کو طاہرہ اور مومنہ مانتے ہیں اہل السنت والجماعت ان کو ہی مومن سمجھتے ہیں۔

حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی اولاد کے بارے عقیدہ

(۲۳) اہل السنت و الجماعت مسلمان حضرت قاسمؓ، حضرت طاہرؓ، حضرت ابراہیمؓ فرزند آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اور حضرت فاطمہؓ، رقیہؓ، زینبؓ

---

[1] حوالہ (۱) ابن عساکر، (۲) طبقات ابن سعد، (۳) مسند امام احمد بن حنبل، (۴) ترمذی شریف، (۵) طبرانی الکبیر، (۶) طبرانی الصغیر، (۷) مسند حاکم، (۸) جامع اصغیر، (۹) مسند ابن یعلیٰ۔

اور ام کلثومؓ چاروں آنحضرت ﷺ کی بیٹیاں مانتے ہیں۔

رضی اللہ عنہ و رضو عنہم اجمعین۔

حجیّت قرآن وسنت

(۲۴) حسبِ ارشاد باری تعالیٰ:

فَإِنۡ تَنَازَعۡتُمۡ فِي شَيۡءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ [النساء ۵۹]

ترجمہ: پھر اگر کسی امر میں تم باہم اختلاف کرنے لگو تو اس امر کو اللہ اور رسول کی طرف حوالہ کر لیا کرو۔

سُنّی قرآن وسنت کو حجت مانتے ہیں۔

عبدالوحید حنفی
خادم اہلسنّت حافظ

اتباع سلف الصالحین

(۲۵) سُنّی مسلمان کا یہ بھی نظریہ ہے کہ سلف میں سے ائمہ دین کا اتباع ہونا چاہیے۔ اور یہ کہ امور دین میں بدعات سے مجتنب رہیں اور صرف انہی باتوں کی پیروی کریں جن کی پیروی کا اللہ و رسول نے حکم دیا ہے۔[1]

[1] عقیدہ ۲۴ و عقیدہ ۲۵: مسلمانوں کے عقائد و افکار ج ۱ ص ۳۲۶ تا ۳۳۴۔ الحسن اشعری (المولود ۲۶۰ھ المتوفیٰ ۳۲۰ھ)

اللہ ورسولؐ کے حکم کی پیروی

(۲۶) اہل السنت والجماعت مسلمان کا یہ بھی نظریہ ہے کہ بندوں کا کام یہ ہے کہ اللہ کے فیصلوں پر صابر رہیں۔ اس کے حکموں کی پیروی کریں اور جن چیزوں سے اس نے روکا ہے ان سے باز رہیں۔ عمل میں اخلاص برتیں۔ مسلمانوں کے خیر خواہ رہیں۔ عبادت الٰہی کو اپنا شیوہ بنائیں۔ عامۃ المسلمین کے لیے جذبہ خیر سگالی کا اظہار کریں۔ کبائر سے بچیں۔ زنا اور جھوٹ سے دامن کشاں رہیں مصیبت، فخر اور کبر کو ترک کریں اور لوگوں کی تحقیر اور خود پسندی سے پیچھا چھڑائیں۔[1]

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

تقلید ائمہ مجتہدین

(۲۷) اہل السنت والجماعت کا یہ بھی اصول ہے کہ عمل کرو کتاب اللہ پر، اگر کتاب اللہ میں نہ پاؤ تو عمل کرو سنت رسول اللہ پر، اگر نہ پاؤ کتاب اللہ میں اور نہ سنت رسول اللہ میں تو عمل کرو اصحاب رسول اللہ کے قول پر جو پسند ہو ان میں سے یعنی مختلف اقوال و اعمال صحابہؓ میں سے کسی ایک قول و عمل پر چلو۔ اور جب بات پہنچے غیر صحابی کے قول و عمل پر تو غیر صحابی کے قول و عمل کو صحابہؓ کے قول و عمل پر ترجیح نہ دو۔

---

[1] مقالات اسلامیین ج اص ۳۴۳ مؤلفہ ابوالحسن اشعری

اور جب بات پہنچے مجتہدین کے اجتہاد پر تو تقلید کرو امام اعظم ابو حنیفہؒ، امام مالکؒ، امام شافعیؒ، امام احمد بن حنبلؒ کی تحقیق میں سے کسی ایک مجتہد کی تحقیق پر۔

احترام ائمہ مجتہدین و احکام مسح

(۲۸) اہل السنت والجماعت مسلمانوں کا یہ قول ہے کہ چاروں مجتہد قابل احترام ہیں۔ کسی کی توہین بھی جائز نہیں۔ مقلد کی اقتدا میں ہر مقلد امام کے پیچھے۔ عید، جمعہ اور جماعت جائز ہے چاہے نیک ہو۔ اور چاہے اعمال میں کچھ کمزور ہو۔

موزوں پر مسح کرنے کو اہل السنت والجماعت سنت گردانتے ہیں۔ اور اس میں سفر و حضر کی کوئی تفریق نہیں کرتے۔[1]

فرضیتِ جہاد

(۲۹) اہل السنت و الجماعت مشرکین کے مقابلہ میں آنحضرت ﷺ سے لے کر خروج دجال اور اس کے بعد تک فریضہ جہاد کا اثبات کرتے ہیں۔[1]

[1] مقالات اسلامیین ج ا ص ۳۴۲ موٗلفہ ابوالحسن اشعری

حافظ عبدالوحید الحنفی خادم اہل السنت

اصلاحِ سلاطین

(۳۰) اہل السنت والجماعت مسلمان حکمرانوں کی اصلاح کے لیے دعا کے قائل ہیں اور اسی بات کے قائل ہیں کہ ان کے خلاف قتال بالسیف نہیں ہونا چاہیے۔ اور یہ کہ ایام فتنہ میں لڑائی نہیں ہونا چاہیے۔[1]

عقیدہ ایصالِ ثواب

(۳۱) اہل السنت والجماعت مسلمان منکر نکیر، معراج، اور رویاء کے بھی قائل ہیں اور اس بات کو بھی مانتے ہیں کہ جو مسلمان مر چکے ہیں ان کے حق میں دعا کی جائے یا صدقہ دیا جائے ان کو اجر برابر پہنچتا ہے۔[1]

جادوگر کافر ہے

(۳۲) اہل السنت والجماعت مسلمان اس بات کو بھی مانتے ہیں کہ دُنیا میں جادوگروں کا وجود موجود ہے اور جادوگر کافر ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ سحر دُنیا میں موجود ہے۔[1]

---

[1] مقالات اسلامیین ج۱ ص۳۳۲

ایمان اور توحید

(۳۳) سُنّی مسلمان کے نزدیک سب مومن ایمان اور توحید میں مساوی ہیں۔ البتہ اعمال کے اندر ایک دوسرے سے کم و بیش ہیں۔

سُنّی مسلمان کے نزدیک اسلام اللہ تعالیٰ کے اوامر کے سامنے سر تسلیم خم کرنے اور اطاعت کرنے کا نام ہے۔ پس لغوی اعتبار سے ایمان اور اسلام کے درمیان فرق ہے لیکن ایمان بغیر اسلام کے اور اسلام بغیر ایمان کے نہیں پایا جاتا۔

ان کی مثال پشت اور پیٹ کی سی ہے۔ یعنی پشت بغیر پیٹ اور پیٹ بغیر پشت کے متصوّر نہیں ہوتا۔[1]

خادم اہلسنت عبدالوحید الحنفی

اسلام لانے میں مساوی اعمال

(۳۴) سُنّی مسلمان کے نزدیک سب مومن معرفت (خدا کو پہچاننے میں) اور یقین اور توکل اور محبت اور رضا اور خوف اور رجاء میں اور ان سب پر ایمان لانے میں مساوی ہیں۔ اور ایمان کے علاوہ ان سب چیزوں (اعمال و فضائل وغیرہ) کے اعتبار سے ان میں ضرور فرق ہے۔[1]

---

[1] مقالات اسلامیین ج ا ص

عقیدہ جزاء آخرت

(۳۵) اہل السنت و الجماعت مسلمان کہتے ہیں کہ جو مومن تمام شرائط کو ملحوظ رکھ کر نیکی اور عمل کو باطل کر دینے والے تمام عیوب سے خالی رہا اور اس نے کفر و ارتداد سے عمل کو باطل نہ کر دیا اور ایمان ہی کی حالت میں دنیا سے رخصت ہوا تو اللہ تعالیٰ اس کے عمل کو ضائع نہ کرے گا۔ بلکہ وہ اس کو قبول فرما کر اس پر بدلہ دے گا۔ اور جو گناہ کفر و شرک سے کم درجہ کے ہیں اور اس کے مرتکب نے توبہ بھی نہ کی ہو اور اسی حالت میں فوت ہو گیا ہو لیکن بوصف ایمان تو وہ اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے اگر وہ چاہے تو دوزخ میں سزا دے اور اگر چاہے تو اس کو معاف کر دے اور دوزخ میں بالکل داخل نہ کرے۔ اور جب کسی عمل میں ریا کا دخل ہوتا ہے تو اس سے ثواب و اجر بالکل باطل ہو جاتا ہے۔ اور اسی طرح تکبر اور خود پسندی سے بھی عمل باطل ہو جاتا ہے۔[1]

اصلی کلمہ اسلام کا منکر کافر ہے

(۳۶) اہل السنت و الجماعت مسلمان کے نزدیک کلمہ اسلام و ایمان میں صرف توحید و رسالت کا اقرار پایا جاتا ہے۔ اور تمام ملت

---

[1] مقالات اسلامیین ج ا ص

اسلامیہ کا "لآ الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ" کے کلمہ اسلام ہونے پر اجماع ہے تو جو شخص بھی اس میں کمی بیشی کرے گا، وہ اصل کلمہ اسلام کا منکر ہونے کی وجہ سے کافر ہو جائے گا۔ بوجہ اصلی اور قطعی کلمۂ اسلام کے نامکمل اور ناکافی ماننے کے اس کو کلمہ اسلام کا منکر اور کافر قرار دیا جائے گا۔ ان کے نزدیک اس میں کسی قسم کی تاویل کی گنجائش نہیں۔

سنّت خلفائے راشدینؓ

(۳۷) اہل السنت و الجماعت مسلمان کے نزدیک سرور کائنات ﷺ کی سنت اور خلفائے راشدین کے طریقہ کو اپنانا ضروری ہے کیوں کہ حضور ﷺ نے وصیت فرمائی ہے جیسا کہ حدیث میں ہے:

اوصیکم بتقوی اللہ، و السمع و الطاعۃ، و ان امر علیکم عبد جشی فانہ من یعشی منکم بعدی فیسری اختلافاً کثیراً، فعلیکم بسنتی و سنۃ الخلفاء الراشدین المهدیین ، تمسکوا بها، و عضوا علیها بالنواجذ، و ایاکم و محدثات الامور، فان کل محدثۃ بدعۃ و کل بدعۃ ضلالۃ۔[1]

[1] حدیث صحیح (۱) مسند امام احمد بن حنبل، (۲) صحیح ابوداؤد، (۳) صحیح ترمذی، (۴) صحیح ابن ماجہ، (۵) حاکم، (۶) الارواۃ ۲۴۵ (۷) شرح الطحاویہ (۸) جامع الصغیر والزیادت حدیث ۲۵۴۹

خادم اہلسنت عبدالوحید الحنفی

ترجمہ: فرمایا: میں تم کو اللہ سے ڈرنے اور پرہیز گاری اختیار کرنے کی وصیت کرتا ہوں اور اس بات کی بھی وصیت کرتا ہوں کہ سنو اور اطاعت کرو اگر وہ امیر حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو کیوں کہ تم میں سے جو زندہ رہا وہ بہت اختلاف دیکھے گا۔ تم میں سے جو شخص یہ زمانہ پائے تو اسے میری سنت اور میرے ہدایت یافتہ اور ہدایت دینے والے خلفاء کی سنت کو مضبوط پکڑ لینا چاہیے سنت کو دانتوں سے مضبوط پکڑ لو۔ اور نئی باتوں (بدعتوں) سے بچے رہنا کیوں کہ ہر بدعت گمراہی ہے۔

حافظ عبدالوحید الحنفی

نشانِ نجات

(۳۸) اہل السنت والجماعت مسلمان کے نزدیک حضور ﷺ نے خبر دی ہے جیسا کہ حدیث میں آیا ہے کہ:

اخبر النبی علیه السلام ستفرق امتی علیٰ ثلٰث و سبعین فرقه الناجیه منها واحدة و الباقون هلل۔ قیل و من الناجیة قال اهل السنت و الجماعت قیل و ما السنة و الجماعة قال ماانا علیه و اصحابی۔[1]

---

[1] حوالہ (۱) الملل والنحل ج ۱ ص ۱۳ المتوفی ۵۴۸ھ۔ (۲) حیاء العلوم۔ از امام غزالی۔

ترجمہ: نبی ﷺ نے خبر دی ہے کہ عنقریب میری امت تہتر فرقوں میں تقسیم ہو گی جن میں نجات پانے والا فرقہ ایک ہی ہو گا اور باقی ہلاک ہوں گے۔ پوچھا گیا نجات پانے والے کون ہوں گے۔ فرمایا: اہل السنت و الجماعت۔ پوچھا گیا سنت اور جماعت کیا ہے۔ فرمایا جس پر میں ہوں آج کے دن اور میرے صحابہ۔

سنت وبدعت

(۳۹) ان کے عقیدے میں بدعت اور سنت ایک دوسرے کی ضد ہیں۔ ایک کا وجود دوسرے کی نفی کرتا ہے چناں چہ ان کے نزدیک سنت کو زندہ کرنے سے بدعت کی موت ہے۔ اور اسی طرح بدعت کو رائج کرنا سنت کی موت ہے۔

خادم اہلسنّت حافظ عبد الوحید الحنفی

تمام سنتیں اللہ کی رضا کا سبب ہیں

(۴۰) مسلمانوں کے عقیدہ میں تمام سنتیں اللہ کی رضا کا سبب ہیں اور سنت کی تمام ضدیں شیطان کو راضی کرنے کا ذریعہ ہیں۔

امام مہدی پیدا ہوں گے

(۴۱) مسلمانوں کے نزدیک قیامت کے قریب امام مہدی پیدا

ہوں گے اور اپنے دور حکومت میں ترویج دین و احیائے سنت فرمائیں گے۔

اتباع سنت واجتنابِ بدعت

(۴۲) مسلمان پر ہر حال میں جناب سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ و السلام کی اتباع کرنا اور آپ کی سنت پر عمل کرنا، بدعات سے پرہیز کرنا لازم ہے اگرچہ بدعات اسے صبح کی روشنی کی مانند چمک دار کیوں نہ نظر آئیں۔[1]

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

ہر بدعت میں گمراہی ہے

(۴۳) اہل السنت و الجماعت مسلمان کے نزدیک فی الحقیقت بدعت میں کوئی نور نہیں، بدعت میں کوئی روشنی نہیں۔نہ بیمار کے لیے شفاء ہے اورنہ بیماری کے لیے اس میں دواہے۔

ہر بدعت میں گمراہی ہے اور ہر گمراہی دوزخ میں لے جائے گی۔

ان کے نزدیک بدعت میں کوئی خیر نہیں اورنہ ہی کوئی حُسن ہے۔

---

[1] مکتوبات امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی ج ا

دینِ اسلام کامل ہے

(۴۴) اہل السنت والجماعت مسلمانوں کے نزدیک دین کی تکمیل واتمام کے بعد کسی چیز میں ایجاد کا دروازہ کھولنا اس کے حسن کو زائل کر دیتا ہے۔ دینِ کامل میں کسی بدعت کو حسنہ کہنا دین کے کامل نہ ہونے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے نعمت کے پورا نہ ہونے کو لازم کرتا ہے۔

دین میں ہر نئی بات بدعت ہے

(۴۵) مسلمانوں کے نزدیک بدعت میں سوائے اندھیرے اور کدورت کے اور کچھ محسوس نہیں ہوتا۔ دین میں ہر نئی بات بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔ ان کے نزدیک جب حضور ﷺ خود یہ ارشاد فرما گئے کہ جو شخص ہمارے اس امر (دین) میں کوئی نیا طریقہ ایجاد کرے گا جو کہ پہلے سے اس میں موجود نہ تھا تو وہ مردود ہے۔ پس جب وہ طریقہ مردود ہے تو اس میں حسن کہاں سے آگیا۔

افضلیت خاتم النبیین ﷺ

(۴۶) اہل السنت والجماعت مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ساری مخلوق میں حضرت محمد ﷺ کو چن لیا ہے۔ اور انبیاء کے بعد

ساری مخلوق میں حضور ﷺ کے صحابہؓ کو چن لیا ہے۔ اور صحابہؓ میں اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کے رشتے قائم کیے۔ جو صحابہ کرامؓ کا نقص نکالے اُس کے ساتھ کھانا پینا جائز نہیں، اور ایسے شخص کے ساتھ شادی بیاہ نکاح بھی جائز نہیں اور اُس کے ساتھ مل کر نماز پڑھنا بھی جائز نہیں اور اُن کے جنازوں کی نماز پڑھنا بھی جائز نہیں۔

جیسا کہ حضور ﷺ کا حکم ہے اور حدیث رسول ﷺ میں ہے:

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی حدیث انس:

ان اللہ عزوجل اختارنی و اختارلی اصحابی فجعلهم انصاری وجعلهم اصهاری وانه سیجئ فی آخر الزمان قوم ینقصونهم الا فلا تؤا کلوهم الا فلا تشاربوهم الا فلا تناکحوهم الا فلا تصلو معهم الا فلا تصلو علیهم۔ علیهم حلت اللعنة۔ [غنیۃ الطالبین ص ۱۸۷]

حضرت سید عبدالقادر جیلانی (المولود ۴۷۰ھ المتوفی ۵۶۱ھ) اپنی کتاب غنیۃ الطالبین میں حضرت انسؓ بن مالک سے حدیث روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے مجھے چنا اور میرے لیے میرے صحابہؓ کو چنا۔ اور انہیں میرا معاون بنایا اور ان میں میرے رشتے قائم کیے۔ اخیر زمانہ میں ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو ان میں نقص نکالیں گے، کان کھول کر

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

سن لو!

ان کے ساتھ مت کھاؤ اور ان کے ساتھ مت پیو، نہ ان میں شادی نکاح کرو، نہ ان کے ساتھ مل کر نماز پڑھو، اور نہ ان کے جنازوں کی نماز پڑھو۔ انہیں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت اُتر آئی ہے۔

اصحابؓ بیعتِ رضوان

(۴۷) اہل السنت و الجماعت مسلمانوں کے عقیدہ میں ہے کہ جن صحابہؓ نے بیعت رضوان کی سعادت حاصل کی ان میں سے کوئی بھی جہنم میں نہیں جائے گا۔ اس لیے کہ حضور ﷺ کا ارشاد ہے:

لَا یَدْخل النّار احد ممن بایع تحت الشجرہ۔

ان میں سے کوئی جہنم میں نہیں جائے گا جنہوں نے درخت کے نیچے بیعت رضوان کی تھی۔[1]

عقیدہ حیات النبی ﷺ

(۴۸) اہل السنت و الجماعت مسلمانوں کا یہ اجماعی اور متفقہ عقیدہ ہے کہ ظاہری وفات کے بعد تمام انبیاء کرام علیہم السلام کو قبر میں روح

[1] مسند احمد، مسلم شریف، احادیث الصحیحہ البانی ج ۵ حدیث ۲۱۶۰

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید

اور جسم کے تعلق سے ایک برزخی حیات حاصل ہے جو حیات دنیوی سے بھی قوی تر ہے۔ اور زمین پر حرام ہے کہ ان کے جسموں کو کھائے۔
جیسا کہ آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے:

(۱) الانبیاء صلوٰت اللہ علیھم احیافی قبورھم یصلون۔[1]

ترجمہ: حضرات انبیاء علیہم السلام اپنی اپنی قبروں میں زندہ ہیں نماز بھی پڑھتے ہیں۔

(۲) فامن احد یسلم علی الا رد اللہ علی روحی حتی ارد علیه السلام۔[2]

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو کوئی مجھ پر سلام بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ مجھ کو خبر کر دیتا ہے۔

(۳) من صلی علی عند قبری سمعته و من صلی علی نائیا ابلغته۔

ترجمہ: جو میری قبر کے پاس مجھ پر درود پڑھے گا میں اس کو سنوں گا اور جو دور سے پڑھے گا مجھے وہ پہنچایا جائے گا۔[3]

و ما علینا الا البلاغ

---

1 بیہقی شریف فی حیات الانبیاء۔ ابو یعلیٰ۔ بزار۔ الاحادیث صحیحہ البانی حدیث ۶۲۱۔
2 ابو داؤد عن ابی ہریرہ۔ کنز العمال حدیث ۲۱۵۸۔۲۱۹۷۔
3 بیہقی شریف عن ابی ہریرہ۔ کنز العمال ج ۲ حدیث ۲۱۶۳۔

اللہ تعالیٰ ہم سب اہل السنّت و الجماعت قارئین کرام کو دوسرے تمام گمراہ فرقوں کے اقوال اور نظریات اور اہلِ اقوال کی برائیوں سے محفوظ فرمائے اور اپنی رحمت و نوازش سے اسلام و توحید پر اور سنت پر نجات پانے والے فرقہ اہل السنّت و الجماعت میں شامل کر کے ہمیں اپنے پاس بلائے۔

آمین بجاہ النبی الکریم صلی اللہ علیہ و آلہٖ و اصحابہ و سلم۔

نوٹ: عصر حاضر کے قدیم و جدید مذاہب اور اُن کے عقائد و نظریات کے تفصیلی مطالعہ کے لیے "تاریخ مذاہب" حصہ سوم سلسلہ نمبر 47 کا مطالعہ فرمائیں۔

خادم اہلسنت حافظ عبد الوحید الحنفی

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ اَوَّلًا وَّاٰخِرًا وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی نَبِیِّهٖ دَائِمًا وَّسَرْمَدًا

خادم اہلسنّت

حافظ عبد الوحید الحنفی

ساکن اوڈھروال (تحصیل و ضلع چکوال)

۷ اذی قعدہ ۱۴۳۳ھ ۱۵ اکتوبر ۲۰۱۲ء

☆☆☆☆

اسلامی لٹریچر اور کتب کی بہترین کمپوزنگ اور پرنٹنگ کے لئے، نیز ہر قسم کے اشتہارات اور ایڈورٹائزنگ کے لئے رجوع کریں

النور مینجمنٹ چکوال (پاکستان)
0334-8706701
www.zedemm.com
zedemm@yahoo.com

ہدیہ 600

صفحات 640